



عقائد علمائے دیوبند

مصنف

حضرت مولانا خلیل احمد انیسوی

دارالکتب دیوبند

۱۳۵۵ھ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کے رسالہ حُسام البحرین کے
ابطال اور اس کے الزامات و افتراءات کا از تشنت اربابا کرنے
کے لئے رسالہ المہند کا اردو حصہ

عقائد علمائے کرام کا دیوبند



علمائے ائمہ کی تصدیق جامع فوائد مفیدہ

تیسرا نمبر حصہ مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر



دارالکتب دہلی دیوبند



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ دُنْیَا دِیْخَتِیْ حَسَلِی
آئی اور دیکھتی رہے گی اسلام ہی کی تیرہ صدیاں نہیں بلکہ سابقین کے حالات
بھی اس پر شاہد ہیں کہ جب کبھی فرعون قوتوں نے طاغوتی طاقتوں اور حقانیت
کی مخالفت کے لئے جال پھیلانے کی اور دین کے مٹانے کے واسطے اپنے مکائد
اور سیہ کاریوں کی گھاٹیاں بنائیں تو قدرت کے زبردست ہاتھ نے ان ناحق
کوششوں اور بے ایمان مجرموں اور بدعہدوں کی تمام کوشش رائیگاں کر دیں
اور ان کے سارے مکائد اور فتن ان ہی پر ٹوٹا دئے اور بے ایمانی کے صلہ
میں دنیا و آخرت کا گھاٹا ان کو نصیب ہوا۔ سید رسول فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ
وسلم کی ذات اقدس و اعلیٰ پر لگے کے کافروں اور متکبروں نے مدینے کے
یہودیوں اور منافقوں نے طائف کے بدعہدوں اور بے ایمانوں نے
کیا کچھ حملے نہیں کئے کیسے کیسے الزام نہیں لگائے کس کس طرح نہیں ستایا مگر
قادر منتقم نے ان کے چھل اور فریب کو انہیں پر ٹوٹا دیا اور ان کو صرف آخرت
ہی میں نہیں بلکہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار کیا ابو جہل مارا گیا ابو لہب خوار ہوا
عتبہ اور ولید فنا ہو گئے ابن ابی اور سارے یہودی رسوائی کی زمین پر خاک
آلودہ ہو کر گر پڑے اللہ نے اپنے پیغمبر اور رسول کو سر بلند اور اونچا کیا اور
دنیا نے ساری عزتیں اس کے قدموں کے نیچے پائیں اور اسی کے نام کو انگلوں
اور پچھلوں میں برتری نصیب ہوئی صلی اللہ علیہ وسلم، کوفہ اور صنعاء کے
رافضیوں نے مصر کے باغیوں نے نہروان کے خوارج اور شام کے ناصبیوں
نے سادات مہاجرین پر حضرات انصار پر اہل بیت عظام پر ناپاک اور

گندے اقرائے اور جھوٹ اور بہتان ان کے ذمے باندھے ذلیل ہوا ابن سبا یہودی،
اور شقی قرار پایا ابن بلجم اور اس کے ساتھی، اور ذلیل ہوئے مصر کے باغی، اور خدا نے
دین و دنیا میں عظمت قائم کی ابو بکر و عمر عثمان و علیؓ کی۔ فاطمہؓ اور عائشہؓ کی آسمان سے
ان کے نام پر سلامتی اتری اور وقار کا سکھ اقصائے عالم میں رائج ہوا لوگوں کے
قلوب ان کی عظمت اور جلال کے سامنے جھکے اور جھکتے رہیں گے رضی اللہ عنہم۔
عراق کے ایک جبار عنید نے اور بادشاہی پر غرور کرنے والے منصور نے امام
ہمام سیدنا ابی حنیفۃ النعمان کو کوڑوں سے مارا اور قید خانے میں ڈالا لیکن کیا دنیا
نے نہیں دیکھا کہ شاہی مٹ گئی پر ابو حنیفہ کی عالمگیر فرمانروائی آج تک قلوب کو مسخر
کئے ہوئے ہے کیا ایسا نہیں ہوا کہ کچھ دنوں بعد اسی منصور کا پوتا ہارون تخت
حکومت پر برائے نام بٹھایا گیا۔ مگر قدرت کے زبردست ہاتھ نے لوگوں کی قسمتوں
کے فیصلے انسانوں کی سیاہ و سفید کی کنجیاں اسی ابو حنیفہؒ کے خلف رشید فاضل ابو یوسفؒ
کے ہاتھ میں دے دیں اور وہی مامور اور سر بلند ہو کر رہا جس کو جیل خانہ کی ندھری
کو ٹھہری میں بند کیا گیا تھا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین شیخ الطائفہ محی الدین ابن عربی پر غوث
وقت سید جیلانی پر مولائے روم اور مجدد الف ثانی پر اور دنیا کے ہر نیک و باعزت سی
پر کسا کچھ ہو کر نہیں رہا ناسپاسوں اور جاہلوں نے ان پر کفر کے فتوے لگائے کچھ اور
ناپاک ان پر پھینکی مگر شہادت ہے زمانہ کے مجرم ناکام اور باغی سرنگوں ہوئے اور اسکے
بالمقابل مثنوی اور معنوی فتوحات بکیر اور احیاء العلوم آج تک مردہ قلوب کو زندہ
کر رہی ہیں اور بغداد و سرہند میں سونیوالوں کی قبریں آج بھی زیات گاہ عالم نبی ہوتی
ہیں غرض جس نے آسمان کی طرف کیچڑ اچھالا اور خاک اڑائی اس کی اپنی ہی پیشانی
خاک آلود ہوتی پھر جب ہر زمانہ میں ایسا ہوتا چلا آیا ہے تو یہ فرعون بنی عہد کیوں کر
اس قاعدے سے مشنتی ہو سکتا تھا اس زمانہ میں بھی کچھ لوگ ایسے پیدا ہوتے

جنہوں نے اللہ کے دوستوں پر سید حبیب کے حقیقی جانشینوں پر اسلام اور اسلامیات کی خدمت میں اپنی ساری عمریں جوانی کی ساری بہاریں بڑھاپے کی تمام منتریں کھپا دینے والوں پر حدیث و فقہ کے ائمہ پر اسلام اور قرآن کی عزت و تائید کے حفاظت کرنے والوں پر دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں اللہ کے ذکر سے زبان تر رکھنے والوں پر قسم قسم کے حملے کئے جھوٹ اور افترا کے ان پر پل باندھے ان کی نیک اور پاک زندگی کو بدنام کر نیکی کوشش کی ان کی عبادتوں کے غلط مطلب سمجھا کر ان کی کتابوں میں تحریف اور کتب بیونت کر کے لعنتی فتویٰ لکھ کر جھوٹے فتوے لکھوا کر اور حجۃ الاسلام شاہ ولی اللہ دہلوی کی ذریت طیبہ کو کافر قرار دیکر اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس فریب اور بے ایمانی میں سب کے آگے قدم اس شخص کا رہا جو لوگوں سے اپنے کو اعلیٰ حضرت کہلاتا تھا اور دنیا اسکو احمد رضا خاں کے نام سے پکارتی ہے خانصاحب آبھانی نے اپنی جوانی اور بڑھاپے کی ساری منتریں اللہ کے دوستوں کی بدگمانی میں خرچ کیں اور ان کو کافر اور دشمن رسول کہہ کر خود اپنی ہی بے ایمانی اور افترا پر دازی کا راز الم نشرح کیا۔ یوں بھی تو کبھی مکے اور مدینے کی زیارت کیلئے جانا نصیب نہوا اور ہمیشہ یہیں بیٹھے بیٹھے اپنے تئیں محب رسول اور عاشق بنی اور عبدالمصطفیٰ کہہ کر مریدوں کو ماش کی پھریری دال کے فرمائش کرتے رہے مگر خدا کے دوستوں کو بدنام کر نیکی غرض سے ایک تکفیر کی جھوٹی دستاویز بیکر حجاز میں جابر اے مکہ مکرمہ اور مدینہ پاک کے مشائخ اور اہل علم کو دھوکہ دیکر چھوٹ بول کر اور اہل اللہ کی طرف غلط مسائل منسوب کر کے ان ناواقف بزرگوں سے تصدیق کرا لاتے اور اسکے بدے میں داریں کی ابدی شقاوت اور آخرت کی پوری محرومی خرید لی۔ پر غرتوں کے حقیقی مالک نے ہمیشہ ولی الہی جماعت ہی کو سر بلند کیا انہیں کی عظمت قائم کی اور اسی جماعت کو فروغ اور ترقی ملی اسی

جماعت کے علوم کی دنیا میں نہریں بہیں اور برہمنی ہیں انہیں کے خاتقا ہوں سے اللہ اللہ کی
 آوازیں آئیں اور آ رہی ہیں اور انہیں کے فلک بوس مدارس سے حدیث اور فقہ کی آبشاریں
 پھوٹیں انہیں کی تصنیفی خدمات سے دین کے دفاتر اور کتب خانے مرتب ہوئے اور ہو رہے
 ہیں انہیں کے تبلیغی کارناموں سے کفر اور الحاد کے ایوان منہدم ہوئے اور انہیں کے
 فیض یافتہ شش جہت میں پھیلے اور پھیل رہے ہیں اور انہیں کی دینی اور اسلامی خدمتوں
 سے اقصائے عالم میں ہنگامہ برپا ہو رہا ہے اور انہیں کی پاک زندگی کا سورج آسمان عزت
 پر چمکا اور چمک رہا ہے خدا کی قدرت ہے کہ منکروں نے جنکو گھٹایا وہی بڑھے جنکو پست
 کرنا چاہا وہی سر بلند ہوئے۔ ادھر خاں صاحب آنجنابی چھوٹا فتویٰ لیکر ہندوستان پہنچے
 اور ادھر قدرت کا زبردست ہاتھ اپنے دوستوں کی حمایت کیلئے بڑھا تحقیق حال کیلئے ایک
 استفتا مرعین کی پاک اور محترم سرزمین سے مولائے خلیل امام العلوم والمعارف استاذ
 اساتذۃ الہند شارح ابی داؤد مہاجر مدنی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہ
 کی خدمت میں آپہنچا اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جملہ عقائد اور خالصہ آنجنابی
 کی جعلی دستاویز پر مکمل تبصرہ فرمادیا اور بریلوی خالصہ کی پوری حقیقت ظاہر کر دی
 جو عربی زبان میں المہند کے نام سے مشہور و معروف ہے جس پر ہندوستان کے اہل علم
 کا سواد اعظم متفق اور مرعین و شام و مصر اور جدے کے علماء حقانی کی تصدیقات ثبت
 ہیں المہند نے دجال کا فریب کھول دیا اور بے ایمانی ظاہر کر دی اور سارے الزاموں
 کی قلعی کھول دی المہند عربی اور اردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوتا رہا لیکن اب پھر کچھ
 لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو چاند پر خاک ڈالنے کی کوشش میں خواہ وہ علی پور کے
 محدث پیر جماعت علی ہوں یا لاہور کے دلدار علی خالصہ کے جیٹھے فرزند حامد علی
 ہوں یا بقول خود سگ بارگاہ رضوی حشمت علی ہوں سب کے سب پیر خان بریلوی
 کے سبقت کو دہرا رہے ہیں اس لئے المہند کا صرف اردو ترجمہ شائع کرنے کی ضرورت

پیش آئی بلا تردید کہا جاسکتا ہے کہ اس خاص موضوع پر المہند سے زیادہ مکمل اور مدلل کوئی رسالہ اب تک شائع نہیں ہوا امید ہے کہ ناظرین اس کی قدر کریں گے اور حق تعالیٰ ثناء سے امید ہے کہ وہ ہماری اس خدمت کو قبول فرمائے گا۔

ضروری التماس

جماعت کے اہل دول حضرات اگر کچھ نسخے خرید فرما کر غربا پر تقسیم فرمادیں تو غربا بھی اس سے نفع اٹھا کر ان کے لئے صدقہ جاریہ کا سبب بن جائیں گے۔

یافتہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے علماء کرام اور سرداران عظام تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق و رسالے ایسے لاتے جن کا مطلب غیر زبان مونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے اس لئے امید کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت حال اور قول کی مراد سے مطلع کرو گے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل سنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے۔

عقیدہ دربارہ سفر زیارت روزہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضور سیدنا محمد رسول اللہ

سوال اول و دوم کیا فرماتے ہو شد رحال سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد بنوی کی بھی حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد بنوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیے الجواب بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور اسی سے مدد و توفیق درکار ہے۔ اور اسی کے قبضہ میں تحقیق کی باگیں حمد و
صلوٰۃ و سلام کے بعد اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں۔ جاننا چاہیے کہ ہم اور
ہمارے مشائخ ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق
حضرت امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور اصول و
اعتقادات میں پیرو ہیں۔ امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کے طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ علیہ حضرات نقشبندی
اور طریقہ ازکیہ مشائخ چشتیہ اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرصیہ مشائخ سہروردیہ
رضی اللہ عنہم کے ساتھ دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کبھی کوئی بات ایسی نہیں
کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت کی یا اجماع امت یا قول کسی امام کا اور
بایں ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و خطا سے میرا پس اگر
ہمیں ظاہر ہو جاتے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوتی ہے کہ اصول میں یا فروع میں تو
اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں جیسا ہم کو مانع نہیں ہوتی اور ہم رجوع کا اعلان کرتے
ہیں چنانچہ ہمارے ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہترے اقوال میں رجوع ثابت ہے
حتیٰ کہ امام حرم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ ایسا منقول نہیں جس میں دو
قول جدید و قدیم نہ ہوں اور اصحاب رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل میں دوسروں کے
قول کی جانب رجوع فرمایا چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے پس اگر کسی
عالم کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے
تو اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کرام کی تصریح سے اور اگر مسئلہ
فروعی ہے تو اپنی بنیاد کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کرے گا تو
انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل اور زبان سے غلطی قبول کریں
گے اور قلب و اعضاء سے شکر یہ ادا کریں گے تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ

وہابی کا اصل استعمال اس شخص کیلئے تھا جو ائمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی
 وسعت ہوئی کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سنیتہ اور
 رسوم قبیلہ کو چھوڑ دیں یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے نواح میں مشہور ہے کہ جو مولوی
 اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت
 ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا بڑا مسلمان کیوں نہ ہو اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی
 کا لفظ بن گیا سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس
 کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے سنت پر عمل کرتا ہے اور بدعت
 سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ ہمارا مشائخ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاء سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے
 تھے اس لئے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر ڈالی ان
 پر بہتان باندھے طرح طرح کے اقرا کئے اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر
 حاشاکہ وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ خاص اولیاء میں ہمیشہ
 جاری رہی ہے چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ
 نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينُ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ
 الْقَوْلِ غَرُورًا ط وَكُتِبَ عَلَيْكَ مَا فَعَلُوا فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ه
 اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیے ہیں جن وانس سے شیطان کہ ایک
 دوسرے کی طرف جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے دھوکہ کے لئے راے محمد اگر تمہارا
 رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا کام نہ کرتے سو چھوڑ دو ان کے اقرا کو پس جب انبیاء
 علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ رہا تو ضروری ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم
 مقاموں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے زیادہ مورد بلا ہے پھر کیا شبہ کہ ان کا حفظ و افر

اور اجر کامل ہو جاوے پس بتدعین جو اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڈھے میں ڈال دیا ہے ہم پر چھوٹے بہتان باندھتے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں سو جب سمجھی آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کر کے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا جایا کرے تو آپ اس کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کام میں لاویں اور اگر طبع مبارک میں خلیجان پیدا ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات کی اطلاع دیں گے کہ آپ حضرات ہمارے نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام میں ہیں۔

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین ہمارے جان آپ پر قربان اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گوشدر حال اور بذل جان و مال سے نصیب ہوا اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ متبرکہ کی بھی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہو گا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت ہو جائے گی اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کی ارشاد سے ہو رہی ہے، جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شیفیع بنوں اور ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کیلئے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے اب رہا وہاں یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی

کی نیت کرنی چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے تہ کسے جاویں مگر
 تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے اس لئے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت
 نہیں کرتی ہے بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلاتہ النص جواز پر دلالت کر
 رہی ہے کیونکہ جو علامہ مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار
 پاتی ہے وہ ان مسجدوں کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ شریفہ
 میں موجود ہے اس لئے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضا
 مبارک کو مس کئے ہوتے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے
 بھی افضل ہے چنانچہ ہمارے فقہانے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ
 کی وجہ سے تین مسجدیں عموم ہنسی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہ اولیٰ ہے بقعہ مبارکہ فضیلت
 عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو، ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ نسبت کے ساتھ
 اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ
 نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے جو بار طبع
 ہو چکا ہے، نیز اسی بحث پر ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ کا
 ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولائے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت
 ڈھادی اور بنی کن دلائل ذکر فرماتے ہیں۔ اس کا نام ہے احسن المقال فی شرح حدیث
 لا تدع الرحال وہ طبع ہو کر مشہور ہو چکا ہے اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ واللہ
 اعلم بالصواب۔

عقیدہ اولیاء کرام کے توسل و واسطہ بدگاہ اہم الحامین دعا کرنا

سوال کیا وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل لینا
 دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین

اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز جواب ہمارے نزدیک
 اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین
 کا توسل جائز ہے، ان کی حیات میں ہو یا بعد وفات یاں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیہ
 فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں یا اسی جیسے اور کلمات
 کہے، چنانچہ اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے
 پھر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا جو
 چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے
 صفحہ ۹۲ پر مذکور ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے فائدہ ہمارے اکابر مرشد العرب والعجم
 حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی شیخ المشائخ حضرت قطب العالم مولانا
 رشید احمد صاحب محدث گنگوہی اور حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب نے
 اپنے بزرگان سلسلہ کے شجرے تصنیف فرماتے ہیں جو ان کے متوسلین میں شائع اور
 معمول بہا ہیں نیز علامہ تھانوی کی مؤلفہ قربات عند اللہ اور مناجات مقبول اس پر
 شاہد عدل ہیں کہ ان بزرگوں کے یہاں توسل اولیاء کرام حضرت حق تعالیٰ شاء
 سے دعا کرنا جائز اور معمول بہا ہے۔ مناجات مقبول کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ۷

صدقہ اپنی عزت و اجلال کا صدقہ پیغمبر کا ان کی آل کا
 اپنے پیغمبر کا صدقہ اے خدا نام جن کا ہے محمد مصطفیٰ
 حضرت موسیٰ کا صدقہ اے کریم جو ہیں پیغمبر تیرے اور ہیں کلیم

عقیدہ در بارہ حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال کیا فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق
 کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے

جواب۔ ہمارے نزدیک ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ یہ حیات برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انبار الازکیا بحیوۃ الانبیاء میں تصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تفتی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء اور شہداء کی قبریں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت کو حیوۃ دنیوی ہے اور اس معنی میں برزخی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور اچھوتے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام آب حیات ہے۔

عقیدہ دعا کے وقت قبر شریف کی طرف

اور آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دینا

سوال کیا جاتا ہے مسجد میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

جواب اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے اپنے مسلک منقسط میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابواللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والوں کو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونا چاہئے جیسا کہ امام حسنؒ نے امام ابو حنیفہ سے روایت

کی ہے اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو الیث کی روایت نامقبول ہے
 اس لئے کہ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
 سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر مطہرہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کہو
 آپ پر سلام نازل ہوا ہے بنیٰ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات نازل ہوں پھر اس
 کی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جس مجد الدین بغوی نے ابن مبارک سے
 نقل کیا ہے فرماتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہؒ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب
 ابو ایوب سختیانی مدینہ آئے تو میں وہیں تھا میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کہ
 کیا کرتے ہیں سوا انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح
 قیام کیا پھر اس کو نقل کر کے علامہ قاریؒ فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ
 یہی صورت امام صاحب کی پسند کردہ ہے، ہاں پہلے ان کو تردد تھا، پھر علامہ نے یہ
 بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الغرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ
 جائز دونوں صورتیں ہیں، مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی
 طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا
 اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام سے مروی
 ہے جب کہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح
 مولانا گنگوہیؒ اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ
 بھی صفحہ نمبر ۲ و ۳ میں گزر چکا ہے۔

عقیدہ درود شریف اور دلائل الخیرات وغیرہ کے متعلق

سوال کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے

اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد پڑھنے کی بابت جواب ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہیں، گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی و دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور حضرت مولانا شاہ حاجی ابداد اللہ مہاجر کی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرمایا کہ مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدوں کو اجازت دیتے تھے۔

عقیدہ دربارہ تقلید

سوال۔ تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب اور تم کس امام کے مقلد ہو جو اب اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے بلکہ واجب ہے کیونکہ تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنی اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڈھے میں جا کرنا ہے اللہ بینا ہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول اور فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو اور

اسی بحث میں ہمارے مشائخ کی بہتری تصانیف دنیا میں مشہور اور شائع ہو چکی ہیں۔
 قائدہ الحمد للہ کہ ہمارے بزرگوں کی متعدد تصانیف دربارہ وجوب تقلید شخصی مطبوعہ
 موجود ہیں اور مدت سے ہندوستان میں شائع ہیں۔ علامہ تھانویؒ کی الاقصاد فی التقلید
 والاجتہاد، حضرت گنگوہیؒ کی سبیل الرشاد و ہدایتہ المعتقدی توشیح الکلام وغیرہ کتب
 اس باب میں قابل قدر تصانیف ہیں پھر آتے دن ہندوستان کے غیر مقلدوں سے
 ہماری جماعت کے اہل علم برابر مناظرہ کرتی رہتی ہیں اور ان کی تردید میں تحریراً
 اور تقریراً مصروف ہیں۔

عقدہ دربارہ بیعت و جواز افادہ از قبور مشائخ

سوال کیا صوفیہ کے اشغال اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز ہے۔
 اور اکابر کے سینے اور قبر سے باطنی فیضان پہنچنے کے قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی
 روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں جواب۔ ہمارے نزدیک مستحب
 ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ
 ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دینا سے بے رغبت
 ہو آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھائیوں کو طے کر چکا ہو خوگر ہو نجات دہندہ اعمال
 کا اور علیحدہ ہو تباہ کن اعمال سے خود بھی کامل ہو دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو،
 ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر متصور رکھے اور صوفیہ کے
 اشغال یعنی ذکر فکر اور اس میں فنا رتام کے ساتھ مشغول ہو اور اس کی
 نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان کے
 ساتھ بغیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت عظیم ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اسکو بزرگوں
 کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو، وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے مشاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں، واللہ علیٰ ذلک، اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے، مگر اس طریق سے جواہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرح سے جو عوام میں رائج ہے **فائدہ** دیباچہ کتاب میں حضرت مولانا سہارنپوری قدس سرہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ ہم اور ہمارے جملہ متعلقین بحمد اللہ سلاسل ربیعہ حضرات صوفیہ میں منسلک ہیں اور رشد و ہدایات میں مصروف ہیں۔ بحمد اللہ ہمارے بزرگوں کی خانقاہیں اللہ کے ذکر سے ہر وقت آباد ہیں اور مسائل تصوف اور تزکیہ باطن میں حضرت حکیم الامتؒ کی کثیر تصانیف عالیہ اس باب میں ایسی شہرت پذیر ہیں کہ جن دلیل کی بھی ضرورت نہیں پھر امام غزالیؒ اور شیخ شعرانیؒ کی کتب تصوف کے تراجم حضرت حاجی صاحب کی ارشاد مرشد حضرت گنگوہیؒ کی امداد السلوک فن تصوف میں بے نظیر کتابیں ہیں اور ملک میں شائع ہیں۔

عقیدہ ابن عبد الوہاب نجدی کے متعلق

سوال محمد ابن عبد الوہاب حلال سمجھتا ہے مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و ابرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے جواب۔ ہمارے نزدیک اسکا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کلام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا ترکیب سمجھتے

تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان اور مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں، آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے، پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی، اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حبلی مذہب بتلاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدے کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی، اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد الوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں ہے نہ تفسیر وفقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں، اب رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو حلال سمجھنا سو یہ ناحق ہو گا یا حق، پھر اگر ناحق ہے تو بلا تاویل ہے جو کفر اور خارج از اسلام ہونا ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا کہ ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں، بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے ہم تو ان بدعتیوں کو جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کو انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے، یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے

عقیدہ دربارہ استواء علی العرش وغیرہ

سوال کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ الرحمن عرش پر مستوی ہوا،

کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لئے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے ؟
 جواب اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت
 سے بحث نہیں کرتے ، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ سوا
 اور نقص وحدت کے علامات سے میرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے خاتم
 اور ہمارے متاخرین اماموں نے آیات میں جو صحیح اور لغت کے اعتبار سے جائز تاویل اور
 فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً ممکن ہے استواء اس سے مراد غلبہ ہوا اور ہاتھ جائز
 سے مراد قدرت ، تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے البتہ جہت اور مکان ہم اللہ
 تعالیٰ کے لئے ثابت کرنا جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت اور مکانیت سر
 اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے ۔

عقیدہ در بارہ افضلیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ مخلوق میں سے کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ
 علیہ وآلہ وسلم سے افضل بھی ہے ۔ جواب ۔ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ
 یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق
 سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں
 کوئی شخص آپ کے برابر کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا آپ سردار ہیں جملہ انبیاء و
 ورسل کے اور خاتم سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور
 یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیرے
 تصانیف میں کر چکے ہیں ۔

لا یمکن الشارک ان حقہ
 بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

عقیدہ دربارہ ختم النبوت

سوال یکا کسی بنی کا وجود جائز سمجھتے ہو بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں، اور معنی درجہ تواتر پہنچ گیا آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا ہے۔ اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی بنی کا وجود جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے اور کیا تم میں سے اور تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔ جواب۔ ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی بنی نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنی حد تواتر کو پہنچ گئی اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی خلاف کہے، کیونکہ جو اسکا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لئے کہ منکر ہے نص قطعی کا ہاں ہمارے شیخ مولانا۔ محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب و دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ سب کی نبوت کے خاتم ہیں اور دوسری نوع خاتمیت بطور ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ، اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے اگے سلسلہ نہیں چلتا اور جب کہ آپ

کہ نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض اس لئے کہ سارے
 انبیاء کی نبوت آپ ہی کی نبوت کے واسطے سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و کامل
 یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطے ہیں پس آپ ہی
 خاتم النبیین ہوئے ذاتاً بھی و زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت محض زمانے ہی کے
 اعتبار سے نہیں ہے، اس لئے یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء
 سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ کامل سردار کی اور غانت رفعت اور درجہ کاثر
 و فضل اسی وقت ثابت ہو گا جب کہ آپ کی خاتمیت ذات و زمانہ دونوں اعتبار
 سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت
 نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل کلی کا شرف حاصل ہو گا
 اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلال شان و عظمت کے
 بیان سے مولانا کا مکاشفہ ہے، جیسا کہ ہمارے سادات محققین نے تحقیق کی ہے
 مثل شیخ عبدالقدوس شیخ اکبر تقی سبکی نے ہمارے خیال میں علماء متقدمین اور ذکیاء
 متخرین میں بہتیروں کا ذہن اس میدان کے تواج تک بھی نہیں گھوما ہاں ہندوؤں
 کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا یہ مبتدعین اپنے جیلوں اور تابعین کو
 وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا
 انکار ہے افسوس صد افسوس کہ ایسا کہنا پرے درجہ کا افترا اور جھوٹ و بہتان ہے
 جس کا باعث محض کینہ و عداوات و بغض ہے، اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں
 کے ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے انبیاء اور اولیاء میں قائمہ مسئلہ
 ختم نبوت کی بحمد اللہ جیسی خدمت اس زمانہ میں ہماری جماعت کے اہل علم نے
 کی ہے اس کی نظیر شاید متقدمین میں بھی شاذ و نادر ہی کسی نے کی ہوگی، حضرت
 نانوتوی قاسم العلوم والنجرات مولانا محمد قاسم صاحب کی تحذیر الناس اس

باب میں بے نظیر کتاب ہے نیز ہمارے عنایت فرما مولانا محمد شفیع صاحب دیوبندی کی ختم نبوت درسہ مجلدات نے جیسی قیامت غلام احمد قادیانی اور احمد رضا خاں بریلوی پر ڈھائی ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں ملنی مشکل ہے اس بسید کتاب میں صدہا آیات و احادیث نیز دلائل عقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا بنی دینا میں نہیں آسکتا اور حضور ہر طریق سے خاتم النبیین ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے بڑے بھائی کے برابر نہ سمجھنے

یا کہنے کا اتمام اور اس کی حقیقت

سوال کیا تم اس کے قاتل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے، اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے جواب ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات بیان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قاتل ہو کہ بنی کریم علیہ السلام کو ہم پر اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی ضعیفات میں اس عقیدہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر تصریح اس قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کیلئے ثابت نہیں ہو سکتے، اگر کوئی شخص ایسے واپس خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اس کی

حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شیطانی عین کے علم کی نسبت

سوال۔ کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اس کا کیا حکم ہے جواب۔ اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اسکے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جاسکتا ہے ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اس لئے معلوم ہونا کہ آپ نے اسکی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے علم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہترے حقیر حادثوں کی شدت اتفات کے سبب اطلاع بلجانے سے اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر افضل و کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے ہرگز صحیح نہیں ہو سکتا جیسا کہ ایسے بچے کو جسے کسی جزئی کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں بچہ کا علم اس متبحر و متحقق مولوی سے زیادہ ہے جسکو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم بدید کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے سامنے پیش آئیے والا قصہ بتا چکے ہیں کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں“ اور کتب حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جنکو دوا و اونکی کیفیت و حالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کپڑے نجاست کی حالتوں اور مریے اور کیفیت سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالات سے واقف ہونا انکے علم ہونیکو مضر نہیں اور کوئی عقلمند بلکہ احمق یہ کہنے پر راہی نہ ہو گا کہ کپڑوں کا علم افلاطون

سے زیادہ ہے حالانکہ انکا نجاست کے احوال سے افلاطون کی نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین کو اور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے تمام شریف و ادنیٰ و اعلیٰ و اسفل علوم ثابت کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق سے افضل ہیں تو ضرور سب ہی کے علوم جزئی یا کلی ہوں آپ کو معلوم ہونگے اور ہم نے بغیر معبر نص کے محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی و جزئی کے تبعث کا انکار کیا ذرا غور تو فرمائیے ہر مسلمان کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے پس اس قیاس کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے تحتکندوں سے آگاہ ہو اور لازم آئے گا کہ سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہد ہد نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیٹروں کی تمام وافیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے جس نے کند ذہن بد دینو کی رکیں کاٹ ڈالیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں سو اسمیں ہماری بحث صرف بعض حادث جزئی میں تھی اور اسی لئے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف ہی جزئیات ہیں لیکن مفیدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اسکا قائل ہو کہ فلاں کا علم بنی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے چنانچہ اسکی تصریح ایک نہیں ہمارے ہتیرے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف بہتان باندھے اسکو لازم ہے کہ شہرہ روز جزا سے خائف بنکر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت دیگر انسان اور چوپاؤں سے اور حفظ الایمان کی عبارت کی توضیح

سوال کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بکری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان

یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے اسکا کیا حکم ہے جواب میں کہتا ہوں کہ یہ بھی
 مبتدعین کا ایک افتراء اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا۔
 خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں علامہ تھانویؒ نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان
 میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے پہلا مسئلہ قبور کی تعظیمی سجدے کی بابت
 ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ علم الغیب کا اطلاق سیدنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
 جائز ہے یا نہیں مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ
 شرک کا وہم ہوتا ہے چنانچہ قرآن شریف میں صحابہؓ کو را عینا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلاما یا باندی
 کو عبدی یا امتی کی ممانعت ہے۔ بات یہ ہے کہ اطلاق شرعیہ میں وہی غیب مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل
 نہ ہو اور اسکے حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو اسی بنا پر حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ نہیں جانتے جو آسمانوں
 اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ نیز ارشاد ہے ”اگر میں غیب جانتا تو بہتریٰ کی جمع کر لیتا،“ اور اگر کسی
 تاویل سے اس اطلاق کو جائز سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق مالک معبود وغیرہ ان صفات کا
 جو باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری
 تاویل سے لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب
 نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا کلام پھر یہ کہ حضرت کی ذات
 مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں کہ غیب سے مراد کیا ہے
 یعنی غیب کا ہر ہر فرد یا بعض غیب کوئی غیب کیوں نہ ہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ
 جملہ حیوانات اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو
 نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو
 لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور اگر سائل نے اسکو
 مان لیا تو یہ اطلاق کمالات میں سے نہ رہا کیونکہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے تو وجہ

فرق یو چھی جاتے گی اور ہرگز بیان نہ ہو سکے گی مولانا تھانویؒ کا کلام ختم ہوا خدا تم پر رحم فرما ذرا مولانا
 کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی پاؤ گے حاشا کہ کوئی مسلمان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم اور زید عمرو و بہائم کے علم کے برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں
 فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے
 اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر الزام آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے
 پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جبکہ مبتدعین نے مولانا پر افراباندھا جھوٹوں پر خدا
 کی پھٹکار۔ فائدہ کہ موجودہ زمانے کے مبتدعین کو اس مضمون کی وجہ سے حضرت تھانوی سلمہ پر
 بڑا غیظ ہے لیکن عیقلند لوگ نہیں دیکھتے کہ اسی قسم کا مضمون شرح مقاصد اور شرح طوابع الانوار
 میں بھی موجود ہے جو اہل سنت کی مشہور اور متداول کتابیں ہیں اور یہی وہ کتابیں ہیں جنکی
 طرف عقائد اہل سنت میں مراجعت کی جاتی ہے الزام اگر ہے تو مشترک ہے اور اگر نہیں اور یقیناً
 نہیں تو کسی پر بھی نہیں حضرت تھانویؒ نے ان مسکینوں پر رحم فرما کر انکی خلاصی کی صورت بیان
 فرمائی ہے ورنہ تو مبتدعین کے قول پر تو یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہر شخص عالم الغیب ہو اور ہر
 شخص کو عالم الغیب کہنا جائز ہو اور بہائم بھی ان مبتدعین کے قول کے مطابق لغو ذبا لہ۔
 عالم الغیب ہو خدا کے بند و اپنی حالت پر رحم کرو اور خدا کے دوستوں کی بدگوئی کر کے ابدی
 لعنت نہ خریدو جو مضمون الزام کا آجکل اہل بدعت نے تراشا ہے مجد اللہ ہم اور ہمارے اکابر
 اسکے تصور سے بھی بری ہیں خود شیخ تھانویؒ نے اپنے رسالہ بسط البنیان میں صراحت فرمایا ہے کہ
 جو شخص فخر بنی آدم حضور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم شریف کو کسی مخلوق
 کے برابر یا مماثل بتائے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے مگر باوجود ان تصریحات کے یہ فرقہ
 ضالہ سرخ نگہی وہی ایک ٹانگ کہے جاتا ہے خدا انکو ہدایت کرے ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ
 جو شخص بنی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر
 ہے اور حاشا کہ مولانا جیسی و اہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

عقیدہ دربارہ میلاد شریف

سوال کیا تم اسکے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ

اور بدعت سیئہ و حرام ہے یا کچھ اور جواب۔ حاشا ہم تو کیا کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ کا بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے
گردے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جنکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ
کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول براز اور شست و برخواست اور بیداری
و خواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصرحت مذکور ہے اور
ہمارے مشائخ کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا
احمد علی صاحب سہارنپوری کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کر کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا
نمونہ بن جائے مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس شریف کس طریق سے جائز ہے اور کس طریق
سے ناجائز تو مولانا نے اسکا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ کا
ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں ان کیفیات سے جو صحابہ کرام
اور ان اہل قرون ثلاثہ کے طریقہ کے خلاف ہوں جنکے خیر ہونے کی شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں
سے جو شرک و بدعت کے موہوم ہوں ان آداب کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف ہوں جو
حضرت کے ارشاد ما انا علیہ و الصحابی کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں
سب خیر و برکت ہے بشرطیکہ صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدے سے کیا جائے کہ یہ بھی منجملہ
دیگر اذکار حسنة کے ذکر حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پس جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں
کوئی مسلمان بھی اسکے ناجائز بدعت ہونیکا حکم نہ دیکھا الخ اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ذکر ولادت شریف
سے منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اسکے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کی مولویوں
کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ وہ بیات و موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں

کا اختلاط ہوتا ہے چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہوا اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اسکے علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو پس اگر کوئی مجلس مولود منکرات سے خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قول شیعہ کا کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا ہے خدا انکو رسوا و ملعون کرے خشکی و تری و نرم و سخت زمین میں۔ فائدہ ہمارے اطراف میں اکثر میلاد پڑھنے والے کون لوگ ہیں؟ میراثی اور دوا ڈار بھی منڈے بے نمازی جنہیں جنابت اور طہارت کی بھی خبر نہیں منہ میں سگریٹ کا دھواں اور چہرے پر چھٹکار۔ یہ لوگ ساری ساری رات گلے ملا کر گاؤں گاتے ہیں خود نماز نہیں پڑھتے اور سننے والوں کی بھی نمازیں غارت کرتے ہیں ایسے میلاد کو اگر منع نہ کیا جائے تو اور کیا اسکو واجب قرار دیں؟ پھر فرمایا ہے کہ عورتیں بھی میلاد پڑھتی ہیں ان بے حیا مردوں عورتوں کو اور انکے تلوے سہلانے والے مبتدعین کو کچھ بھی غیرت اور شرم نہیں آتی ظالموں کچھ تو خدا کا

خوف کرو سے ۵۔ حقیقت دربارہ تشبیہ ذکر ولادت بذکر پیدائش کنہی

سوال کیا تم نے کسی رسالہ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنہیا کے جنم اسٹی کی طرح ہے یا نہیں جواب۔ یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر محبوب ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ ہے پس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے کی گئی ہے جسکو ہم نے براہین کے صفحہ ۳ پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واپسیات بات فرمادیں آپکی مراد اس سے کوسوں دور ہے جو آپکی کی طرف منسوب ہوا چنانچہ ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائے گا اور حقیقت حال پکاراٹھے گی جس نے اس مضمون کو آپکی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفری ہے مولانا نے ذکر ولادت شریفہ کے وقت قیام

کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت کی روح پر فوج
 عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے وقوع کا یقین رکھ
 کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گذشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا تو یہ شخص غلطی پر ہے یا
 تو ہنود کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ میں کہ وہ اپنے معبود یعنی کنہیا کی ہر سال ولادت مانتے اور
 اس دن وہی برتاؤ کرتے ہیں جو کنہیا کی حقیقت ولادت کی وقت کیا جاتا ہے اور یہ روافض اہل
 ہند کی مشابہت کرتا ہے اما حسینؑ اور ان کے تابعین شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کیساتھ برتاؤ میں کیونکہ
 روافض ساری ان باتوں کی نقل تارتے ہیں جو قولاً و فعلاً عاشورہ کے دن میدان کربلا میں ان حضرات
 کیساتھ کی گئیں چنانچہ نعش بناتے کفنا تے اور قبور کھود کر دفناتے ہیں جنگ و جدال کے جھڑے
 چڑھاتے کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر نوچے کرتے ہیں اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں جیسا کہ
 ہر شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک میں انکی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت کی اصل عربی یہ ہے
 "قیام کی وجہ یہ بیان کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت کی جانب تشریف لاتی ہے پس
 حاضرین مجلس اسکی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں پس یہ بھی یوقونی ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ
 کی وقت کھڑے ہو جانیکو چاہتی اور ظاہر ہے کہ ولادت بار بار نہیں ہوتی پس ولادت شریفہ کا اعادہ
 یا ہندوؤں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ اپنے معبود یعنی کنہیا کی اصل ولادت کی پوری نقل تار لیں
 یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت اہل بیت کی قولاً و فعلاً تصویر کھینچتے ہیں پس معاذ اللہ
 بدعتوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی نقل بن گیا ہے اور یہ حرکت بیشک و شبہ ملامت کے قابل اور
 حرمت و فسق ہے بلکہ انکار فعل انکے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میل یک ہی بار نقل
 اتارتے ہیں اور یہ لوگ فرضی خرافات کو جب جانتے ہیں کہ گزرتے ہیں اور شریعت میں اسکی کوئی
 نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اسکے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل
 شرعاً حرام ہے الخ پس اے صاحبان عقول غور فرمائیے شیخ قدس سرہ نے تو ہندی جاہلوں
 کے اس جھوٹے عقیدے پر انکار فرمایا ہے جو ایسے واپس فاسد خیالات کی بنا پر قیام

کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی
 حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر اقرار کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا
 انکار کرتے ہیں قائد ہم اور ہمارے اکابر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک کی
 اہانتہ کو موجب کفر سمجھتے ہیں چہ جائیکہ ولادت باسعادت کے متعلق کلمات مستحسن و مستقیم استعمال
 کرنا یہ بھی ہم پر اور ہمارے بزرگوں پر ان جاہل مبتدعین کا اقرار ہے خدا ان کو ہدایت دے۔

عقیدہ در بارہ امر کان کذب باری تعالیٰ سوال کیا علامہ

رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ لغو ذبا لہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ
 نہیں ہے یا یہ ان پر بہتان ہے اور اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے
 وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے جواب۔
 علامہ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف مبتدعین نے جو
 منسوب کیا ہے کہ لغو ذبا لہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے
 قائل تھے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن
 کی بندش جھوٹے دجائوں نے کی ہے پس خدا انکو ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں جناب
 مولانا اس زندقہ والحاد سے بری ہیں اور انکی تکذیب خود مولانا کا وہ فتویٰ کر رہا ہے
 جو جلد اول صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے تحریر اسکی عربی میں ہے جس پر تصحیح و مواہیر
 علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں سوال کی صورت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمدہ و نصلی
 علی رسولہ الکریم۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب کیسا
 متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اسکا کیا
 حکم ہے۔ فتویٰ دو اجراء گاہیو آتشک اللہ تعالیٰ اس سے منہرہ ہے کہ کذب کے
 ساتھ متصف ہو اس کے کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود

فرماتا ہے وَمَنْ أَضْدَقُ مِنَ اللَّهِ قَلِيلًا اور اللہ سے زیادہ سچا کون ہے اور جو شخص یہ
 عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وکافر و قطعی ملعون ہے اور کتاب
 و سنت و اجماع کا مخالف ہے ہاں اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں
 فرعون و ہامان و بلہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ دوزخی ہیں تو حکم قطعی ہے اس کے خلاف کبھی
 نہ کریگا لیکن اللہ انکو جنت میں داخل کرنے پر ضرور قادر ہے عاجز نہیں ہاں البتہ اپنے اختیار سے
 ایسا کریگا نہیں وہ فرماتا ہے، اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دیتے لیکن میرا قول ثابت
 ہو چکا کہ ضرور دوزخ بھر و نگاہن والنس دونوں سے پس اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا
 تو سب کو مومن بنا دیتا لیکن اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں
 کیونکہ وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے یہی عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیسا کہ بیضاوی نے
 قول باری تعالیٰ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ هُوَ کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ شرک کا نہ بخشنا و عید کا مقتضی ہے
 پس اس میں لذت امتناع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ مکرمہ
 زابا اللہ شرفا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اسکا مستحق ہے اور اسی کی اعانت
 و توفیق درکار ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور بالکل حق ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا و علی اللہ علی
 خاتم النبیین و علی آلہ و صحبہ وسلم لکھنے کا امر فرمایا۔ خادم شریعت امیدوار لطف حق محمد صالح خلف صدیق
 کمال مرحوم حنفی مفتی مکرمہ کان اللہ بھمانے لکھا امیدوار کمال نیل محمد سعید محمد باب بصیل نے حق تعالیٰ
 انکو اور انکے مشائخ اور حمد مسلمانوں کو بخش دے۔ امیدوار عفوان و اہرب العطیہ محمد عابد بن شیخ
 حسین مرحوم مفتی مالکیہ درود و سلام کے بعد جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے کافی ہے اور انکا
 اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں لکھا حقیقہ خلف بن ابراہیم حبلی خادم افتا مکہ مشرف نے
 اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اسکے پاس مولانا کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اسکا جواب
 یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جسکو گھڑ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور یہ
 جعل اور جھوٹ اُسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استاذ و نکا استاذ ہے اور زمانہ کے لوگ

اسکے چیلے ہیں کیونکہ تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اسکو عادت ہے اکثر مہریں بنا لیتا ہے مسیح
قادیانی سے کچھ کم نہیں اس لئے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت چھپاتے ہوئے ہے
علامت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح محمد عبدالوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے
خدا سے بھی انہیں کی طرح رسوا کرے۔

عقیدہ دربارہ امکان وقوع کذب کلام باری تعالیٰ اسوال۔ کب

کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے یہ کیا بات ہے جواب۔ ہم ہمارے مشائخ اسکا
یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہو یا آئندہ ہو گا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ
واقع کے مطابق ہے اسکے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور
جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ کافر ملحد زندیق
ہے کہ اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

عقیدہ دربارہ امکان کذب سو اشاعرہ اسوال کیا تم نے کسی تصنیف

کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس
معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے واقعی امر ہمیں بتاؤ جواب اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور
ہندی منطقی و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہو اگر حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا خبر دی
یا ارادہ کیا اس کے خلاف پراسکو قدرت ہے یا نہیں سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف
اسکی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے انکا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور
حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے اور ہم یوں
کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں البتہ اہل سنت والجماعت اشاعرہ
و ماتریدیہ سب کے نزدیک انکا وقوع جائز نہیں ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ

عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں پس بدعتوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان
 امور کا تحت قدرت اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں
 اور ذاتاً محال ہے تو ہم نے انکو علماء کلام کے ذکر کئے ہوئے چند جواب دئے جن میں یہ بھی
 تھا کہ اگر وعدہ و خبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جائے تو
 وہ بھی بالذات محال نہیں بلکہ سفاک و ظلم کی طرح ذاتاً مقدور اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً
 ممتنع ہے جیسا کہ بہترے علماء اسکی تصریح کر چکے ہیں پس جب انھوں نے یہ جواب دیکھے تو ملک
 میں فساد پھیلانے کو ہماری جانب یہ منسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہ کی جانب نقص جائز سمجھتے
 ہیں اور عوام کو نفرت دلانے اور مخلوق میں شہرت یا کرناما مطلب پورا کر نیکو سفہاء و
 جہلاریں ان لغویات کی خوش بہت دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہنچی کہ اپنی طرف سے
 فعلیت کذب کا فوٹو وضع کر لیا اور خدائے ملک علماء کا کچھ خوف نہ کیا اور جب ہل سدا کی
 مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انہوں نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرت
 انکی خباثت اور ہمارے علماء کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں اس معاملہ میں ہماری
 انکی مثال معتزلہ اور اہل سنت والجماعت کا سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے ثواب
 اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج اور ذات باری پر عدل واجب بتا کر اپنا ناما اصباح
 عدل و تنزیہ رکھا اور علماء اہل سنت والجماعت نے انکی جہالت کی پروا نہیں کی اور ظلم
 مذکور میں حق تعالیٰ شائد کی جانب عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ کو عام
 کہہ کر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور جناب باری کے کمال تقدیس و تنزیہ کو یوں کہہ کر ثابت
 کیا کہ نیکو کار کیلئے عذاب اور بدکار کیلئے ثواب کو تحت قدرت باری تعالیٰ سے ماننے سے نقص کا
 گمان کرنا محض فلسفہ شیعہ کی حمایت ہے اسی طرح ہم نے بھی انکو جواب دیا کہ وعدہ و خبر و
 صدق وعدہ کی خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے حالانکہ صرف شرعاً یا شرعاً و عقلاً دونوں
 طرح وقوع ممتنع ہے نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت کا ثمرہ و منطوق و فلسفہ کی بلا ہے پس

بدعتوں نے تزیہ کیلئے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عا و کامل قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے
 سلف اہل سنت والجماعت نے دونوں ملحوظ رکھے کہ حق تعالیٰ شائے کی قدرت عا و ہی اور حق
 تزیہ تاکہ ہے وہ مختصر مضمون جسکو ہم نے براہین میں بیان کیا ہے اب اصل مذہب کے متعلق مقبر کتابوں
 کی بعض تصریحات بھی سن لیجئے شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے ترکیب کبیرہ
 کے عذاب کو جبکہ بلا توبہ مرجاتے واجب کہا ہے اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی
 دو وجہ بیان کی ہیں اول یہ کہ حق تعالیٰ نے کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی ہے
 پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے تو وعید کینحلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہے اور یہ
 محال ہے اسکا جواب یہ ہے کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہے نہ
 کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف ہے نہ کذب کوئی یوں
 نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز تو لازم آئے گا اور یہ بھی محال ہے کیونکہ ہم اسکا محال ہونا
 نہیں مانتے اور محال کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ خلف و کذب ان ممکنات میں داخل ہیں جنکو قدرت
 باری تعالیٰ شامل ہے اور شرح مقاصد میں علامہ نقضانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے
 آخر میں لکھا کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک نظام اور اس اسکے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ
 تعالیٰ جہل اور کذب و ظلم و نیر کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اسکی
 قدرت میں داخل ہو تو انکا حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور ناجائز ہے کیونکہ
 اگر باوجود علم قبیح کے بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو لازم آئے گا سفہ اور علم نہ ہوگا تو
 جہل لازم آئے گا جواب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی جانب نسبت کر کے کسی شے کا قبیح ہم تسلیم نہیں کرتے
 اس لئے کہ اپنے ملک میں تصرف کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر مان بھی لیں کہ قبیح یہی ہے
 نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور کے منافی نہیں ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت قدرت
 ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور مفقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممتنع ہو
 مسائرہ اور اسکی شرح مسامرہ میں علامہ ابن کمال ابن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد

ابن ابی الشریف مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرما رہے ہیں۔ پھر صاحب العمدہ نے کہا
 حق تعالیٰ کو یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ ظلم و سفسفہ اور کذب پر قادر ہے کیونکہ محال قدرت کے تحت میں
 داخل نہیں ہوتا یعنی قدرت کا تعلق کیسا صحیح نہیں اور معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر
 حق تعالیٰ قادر تو ہے مگر کریگا نہیں۔ صاحب العمدہ نے جو معتزلہ سے نقل کیا ہے وہ الٹ پلٹ
 ہو گیا کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے
 اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود انکا وقوع نہ کیا جاوے یہ قول مذہب
 اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کو تزیہ
 باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے بیشک ظلم و سفسفہ و کذب سے باز رہنا باب تریہات سے
 ہے ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کی شایاں نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے
 کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کی تزیہ عن الفحشاء میں زیادہ دخل ہے
 آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار و ارادہ ممتنع
 او وقوع کہا جائے زیادہ تزیہ ہے کہ حق تعالیٰ کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس
 صورت کو تزیہ میں زیادہ دخل ہو اسکا قائل ہونا چاہیے اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا
 مذہب ہے یعنی امکان بالذات و امتناع بالاختیار۔ محقق دوانی کی شرح عقائد عضد کی حاشیہ
 کلبنوی میں اس طرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی قبیح ہونا کہ
 نقص و عیب اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اس لئے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب بجمہ ممکنات
 کے ہے اور جب کہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس طرح کہ کلام الہی میں وقوع
 کذب نہیں ہے اور اس پر علماء و انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے ممکن بالذات
 ہونیکے منافی نہیں جس طرح جملہ علوم عادیہ طبعیہ باوجود امکان کذب بالذات حاصل ہو کرتے
 ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں الخ صاحب فتح القدر امام ابن ہمام کی تحریر
 الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح منصوص ہے اور اب یعنی جبکہ وہ افعال

حق تعالیٰ پر محال ہوئے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کیسے قبح
 متصف ہونا یقیناً محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبیح کے ساتھ اتصاف محال نہ ہو تو وعدہ اور مواعظ
 خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور اشاعرہ کے نزدیک حق تعالیٰ ہونا
 کا کسی قبیح کے ساتھ یقیناً متصف ہونا ساری مخلوقات کی طرح ربا لا اختیار ہے عقلاً محال نہیں احتمالاً
 چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی نہیں اور
 کہ وقوع مقدر نہ ہو مثلاً مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہ ہوں اور علی
 اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئے گا اسلئے کہ عقل کسی شے کو نعو
 جواز مان لینے سے اسکے عدم پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالة وقوعی و امکان عقلی کا خلافت کا
 معتزلہ اہل سنت میں ہر نقص میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی نہیں جیسا کہ معتزلہ کا ایک
 مذہب ہے یا نقص کو قدرت حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اسکے یقین ہے کہ کریگا نہیں جیسے حق
 کہ اہل سنت کا قول ہے یعنی اس نقص عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے
 ہے ایسا ہی قاضی عسکری نے شرح مختصر الاصول میں ورا صاحب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون لکھتے
 شرح مقاصد اور چلی کے حواشی مواقع وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ فوقی نے بھی لکھی ہے
 شرح تجرید میں اور قولوی وغیرہ نے کہا ہے جنکی نصوص بیان کرنے سے طول کے اندیشے سے اعراض کا
 کیا اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کے متوالی ہیں قائد اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
 تعالیٰ شائد نے جو خبر ابواہب وغیرہ کافروں کے متعلق قرآن شریف میں دی ہے وہ بلاشبہ ایسا
 ہی کریگا اور ان کافروں کو جہنم میں داخل کریگا لیکن اسکو یہ قدرت اور اختیار ضرور ہے کہ اگر وہ چاہے
 تو انکو معاف بھی کر دیکر معتزلہ اور ان کے مقلد ہندوستان کے مبتدعین یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شائد
 کو کافروں کے بخشدینے کا کوئی اختیار اور قدرت نہیں اسواسطے کہ جو خبر اس نے دیدی ہے اسکے
 خلاف کرنے پر اگر اسکو قدرت ہو تو اسکے کلام میں کذب کا احتمال پیدا ہو جائیگا علماء اہل سنت
 والجماعت علامہ سید سند علامہ تفتازانی امام رازی قاضی عسکری شیخ ابن ہمام صاحب

فتح القدیر اور امین جلالین ابو الحسن اشعری شیخ ابو منصور ماتریدی نے اپنی تصانیف شرح
 مواقف شرح مقاصد تفسیر کبیر وغیرہ میں اسکا جواب دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں کذب کا واقع
 ہونا بیشک محال و ممتنع ہے لیکن کلام اکلام ہونیکی حیثیت سے اور خبر خبر ہونیکی حیثیت سے ضرور
 احتمال کذب رکھتی ہے اللہ تعالیٰ شائد نے جو خبر دی ہے اسکے خلاف کبھی بھی نہیں کر سکا لیکن اپنی قدرت
 اور اختیار سے کر سکتا ضرور ہے وہ مجبور اور بے بس نہیں یہ ہے اس مسئلہ کا حاصل کہ ہم نے
 علماء اہل سنت کا طریقہ قبول کیا ہے اور ان مبتدعین نے اپنے اکابر معتزلہ خذلیم اللہ کا کہ خدا کا
 نعوذ باللہ غیر قادر غیر مختار بے بس اور مجبور ہونا لازم آتا ہے ہم پر اور صرف ہم پر نہیں بلکہ
 اکابر علمائے اہل سنت پر تو یہ لوگ امکان کذب کے اعتراض کا ڈھونگ چاکر زمین اور آسمان
 ایک کے ڈالتے ہیں لیکن ان بد زبان نادانوں کو معتزلہ اور خوارج کا مذہب اختیار کر کے اور
 حق تعالیٰ شائد کو بے بس اور مجبور کہتے ہوئے کچھ بھی شر و جیا نہیں آتی اور کسی پرستی حنفی ہوئے
 کے ایسے بے چوڑے دعوے کہ گویا ان کے علاوہ دنیا میں کوئی بھی اہل سنت نہیں سماں کیا
 کہتے ہو قادیانی کے بارے میں مسیح دینی ہونیکا مدعی ہے کیونکہ لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں
 کہ اس سے محبت رکھتے اور اسکی تعریف کرتے ہو تمہارے مکام اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل
 کا شافی بیان کھو گئے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے
 مشوش کرنے سے ہمارے دلوں میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے جو اہل
 ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ
 شروع شروع میں جب تک اسکی بدعتیگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر پہنچی کہ وہ اسلام کی تائید
 کرتا اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمان کے ساتھ نہیہا ہے ہم
 اسکے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اسکے بعض ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل کرتے
 رہے اس کے بعد جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھنے
 جائیکا منکر ہوا اور اسکا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ

نے اسکے کافر ہونے کا فتویٰ دیا قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد
 گنگوہی کا فتویٰ طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے کوئی چھپی ڈھکی بات
 نہیں مگر چونکہ مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلدار کو ہم برا فروختہ کریں
 اور حرمین شریفین کے علماء و اشراف و قاضی و رؤسا کو ہم سے متنفر بنائیں کیونکہ وہ
 جانتے ہیں کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ ان تک ہندی رسائل اور
 کتابیں پہونچتی بھی نہیں اس لئے ہم پر یہ جھوٹے افتراء باندھے۔ سو خدا ہی سے مدد درکار
 ہے اسی پر اعتماد ہے اور اسی کا تمسک جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے عقیدے ہیں اور یہی
 دین و ایمان ہے سو اگر آپ حضرات کی رائے میں صحیح درست ہوں تو اس پر تصحیح لکھ کر مہرے
 مزین کر دیجئے اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم
 انشاء اللہ حق سے تجاوز نہ کریں گے اگر ہمیں آپ کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہو گا تو
 دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جاوے اور خفا نہ رہے اور ہماری آخری
 پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پانے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ کا درو
 نازل ہوا اولین و آخرین کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے اولاد و صحابہ
 و ازواج و ذریات سب پر۔

زبان سے کہا اور قلم سے لکھا خادم الطلبہ شیر الذنوب والآثام حقیقہ خلیل احمد
 نے (خدا انکو توشہ آخرت کی توفیق دے) یوم دو شنبہ ۱۸ ماہ ثوال ۱۳۲۵ ہجری تماشدا

خلاصہ تصدیق علماء ہند و ستانہ تصدیق زید المحدثین حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب

مَلِكُ سِرَاةٍ مَلِكُ سِرَاةٍ كَوْنُهُ



میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جسکو پیشوا علماء رانا نام مولانا خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

صفوة الصالحين حضرت مولانا الحاج | مجيب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام و افضال میرا احمد حسن صاحب امر وہی | کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے پس حق ہے کہ

جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے اور یہی حق صریح ہے میں شک نہیں اور یہ سب ہمارے مشائخ و پیشوایان کا عقیدہ ہے پس جس نے ہم پر یا ہمارے باعزت مشائخ پر کوئی قول جھوٹا باندھا تو وہ بلاشبہ فترائے

عمدہ الفقہاء حضرت مولانا | مولانا الحاج حافظ خلیل احمد صاحب مدرس و مدرس نظام العلماء مولوی عزیز الرحمن صاحب | واقع سہارنپور نے مسائل کی تحقیق میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب

حق ہے میرے نزدیک میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اللہ انکو عمدہ جزا دے قیامت کے دن کلمات حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ | میں اس کا مقر اور معتقد ہوں اور اقرار کرنے

محمد اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ | والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں

تصدیق شیخ الاتقیاء حضرت مولانا الحاج الحافظ | جو کچھ رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود ہے

الشاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ | کتابوں میں نص صریح کے ساتھ اور یہی میرا

اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اسی پر اللہ ہم کو چلاوے اور اسی پر موت دے۔

تسلیم امام الفضل حضرت مولانا الحاج | یہ تقریر حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا
الحکیم محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ | اور ہمارے مشائخ کا۔

تحریر شریف جامع الکمال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب | یہی ہے حق اور صواب۔

تحریر ذوالفہم الشاقب حضرت مولانا الحاج المولوی | سوالات مذکورہ کے جواب میں وہی حق اور

حبیب الرحمن صاحب نائب مہتمم مدرسہ دیوبند | اور صواب ہے اور اسکے مطابق ہے جو سنت

و کتاب کہہ رہی ہے اور ہم اس کو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لئے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا

اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ کا۔

تحریر یقینہ السلف حضرت مولانا الحاج المولوی | جو کچھ لکھا ہے علامہ بکیتائے زمانہ نے

محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند | وہی حق اور صواب ہے۔

تحریر جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج | قول حق اور کلام صادق ہے اور یہی ہمارا

المولوی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ | اور ہمارے تمام مشائخ کا عقیدہ ہے۔

تحریر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب | مولانا خلیل احمد صاحب نے واقعی تحریر فرمایا

سابق مدرس دیوبند | ہے وہ اس قابل ہے کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اور ان سب کو

مذہب قرار دیا جاوے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

تحریر فاضل بنیظیر جناب مولانا المولوی | یہ سارے جوابات اس لائق ہیں کہ اہل حق

عبد الصمد صاحب مدرس دیوبند | ان کو عقیدہ بناویں اور مستحق ہیں کہ دین متین

میں مضبوط علماء راہ کو تسلیم کریں اور یہی ہمارے اور ہمارے مشائخ کے عقیدے ہیں اور ہم

تمنئی ہیں اللہ سے کہ انہیں پر چلاوے اور مارے اور ہم کو داخل فرمائے جنت میں ہمارے

بزرگ استاذوں کے ساتھ۔

تحریر الشمس فلک الشریعہ البیضا حضرت الحاج
الحکیم محمد اسحاق صاحب نہوڑی شہ دہلوی کا تصدیق کرتا ہوں۔

تحریر بیف ذرۃ حسام الدین جناب مولانا الحاج
المولوی ریاض الدین صاحب سابق مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ

تحریر مقتداۃ انام جناب مولانا المفتی محمد کفایت اللہ صاحب
سابق صدر جمعیت العلماء ہند دہلی

اسکے ارد گرد شک یا ریب نہیں گھوم سکتا اور یہی میرا اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے
تحریر جامع العلوم جناب مولانا ضیاء الحق صاحب مجیب نے درست بیان کیا جواب
مدرس مدرسہ امینیہ دہلی کو نکھڑا کر بھیج دیا ہے۔

تحریر بیف عمدۃ الاقران والامثال جناب مولانا
الحاج المولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ میں اور میرے نزدیک بلاریب حق ہیں میرا اور
میرے مشائخ کا عقیدہ ہے ہم زبان اسکے مقرر اور بدل اسکے معتقد ہیں۔

عزیز ذوالبجاء الفاضل جناب مولوی سراج احمد صاحب بیشک اس میں نصیحت ہے اس کیلئے
دام فیضہ مدرس مدرسہ سروہند ضلع میرٹھ جو متبادل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے

تصدیق جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب جواب صحیح ہے۔
مدرس مدرسہ امینیہ دہلی کو نکھڑا کر بھیج دیا ہے۔

تحریر مخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری
محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ بلاریب حق و صحیح ہے۔

تحریر طبیب الامراض الروحانیہ جناب
حکیم مصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بے شک یہ قول فیصل ہے اور بے
معنی نہیں۔

تصدیق حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب گنگوہی | العبد محمد مسعود احمد بن حضرت

مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ العزیز۔

تحریر شریف منطقہ بروج الفضائل جناب مولانا مولوی | بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں نے یہ جوابات
محمدی صہبائی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور | دیکھے تو ان کو یا یا قول حق کے مطابق
اور کلام راست جس کو ہر قانع و مخالف قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے پرستگاروں
کیلئے جو حق کو مانتے اور گمراہوں کے گمراہ کرنے والوں کی واہیات سے منہ پھرتے ہیں۔

تحریر ناشر العلوم والفنون جناب مولانا مولوی | یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر شریفہ ہے، ہر باب میں
کفایت اللہ صاحب گنگوہی مدرسہ سہارن پور | صواب اور فضل الہ سے جس کو چاہے دے
اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہی ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی۔

خلاصہ تصدیقات علماء مکہ مکرمہ میں سب سے مقدم حضرت

شیخ العلماء مولانا محمد سعید باہصیل کی تصدیق بنیف و تحریر شریف ہدیہ
ناظرین کی جاتی ہے

تقریظ: مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تاملہ پیشوا مئے علماء و مقتدائے فضلاء مشائخ کرام
سردار اور با عظمت اصفیاء میں مستند محترم اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت حضرت مولانا
شیخ محمد سعید باہصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ امام و خطیب مسجد حرام و مفتی شافعیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو میں نے بڑے زبردست و نہایت
سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انہوں نے لکھے ہیں غور کے ساتھ
دیکھے پس ان کو نہایت درجہ درست یا یا حق تعالیٰ جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز
یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرماوے اور ان کی صلاح و جلالت کو دارین میں دائم
رکھے اور ان کے ذریعہ سے گمراہوں اور حاسدوں کی سروں کو قیامت تک بجاہ

اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی رہا پس اللہ کیلئے ہے مولانا کی خوبی جو جواب دیا درست و صحیح دیا
اللہ انکو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا عطا فرماوے آپس میں آئین ایک بار آئین
کہنے پر راضی نہ ہونگا یہاں تک کہ ہزار بار آئین نہ کہی جاوے۔

مہر

(پوم پچشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ)

تقریظ پیشواے اتقیا رسالکین و مقتدائے فضلاء

عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام
چشمہ فیض برائے خواص و عوام جناب مولانا
شیخ محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی سہ
تمام جوابات صحیح ہیں لکھا ولی کامل شیخ حاجی
امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین
مہاجر مکی معطر نے۔

تقریظ جو نیکو کار پر سزگاروں کے سردار اولیاء اور
عارفین کے پیشوا دائرہ فتون عربیہ کے مرکز اور
آسمان علوم عقیدہ کے قطب جناب مولانا شیخ
محمد صدیق افغانی نے تحریر فرمائی "و ثناء"

جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ
میں لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھ شک
نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی اور یہی
عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ کا
جو کچھ شیخ العلماء حضرت محمد باصیل تمام علماء مکہ مکرمہ کے سردار اور انکے امام ہیں لہذا ان کی
تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ مکرمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم
مرید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ معطر کی تصدیقیں بلا جدوجہد حاصل ہوئیں
وہ ثبت کر دی گئیں اور اسی وجہ سے اس تنگ وقت میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی
مدینہ منورہ جو تصدیقیں میسر ہوئیں انہیں پر اکتفا کیا گیا حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی
مخالفت وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا تھا اس وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور انکے
بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی
تقریظ کو بجد تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی
تھی سو یہ ناظرین ہے۔

تقریظ مولانا العلامة الامام الہماک الفقیہ الزاہد والفاضل جہا بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریفیں یہاں ہے اللہ کو
حضرت مولانا الشیخ محمد مفتی المالکیہ ادم اللہ تعالیٰ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جسکو

جامادین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدؐ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کو نوا
کا قلعہ فتح کرے اما بعد میں اس تحریر پر اور جو کچھ چھبیس سوالات پر تقریر ہوتی ہے سب پر
مطلع ہوا تو میں نے اس کو لکھا ہوا حق پایا اور کمیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں
کے پناہ کی کہ جنکا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنے والا ہے یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب
ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں۔ آمین اللہم آمین۔ حکم کیا اس کے
لکھنے کا محمد عابد حسین مفتی مالکیہ نے

مہر

تقریظ۔ الشیخ الاجل والجمہ الاکمل حضرت مولانا محمد علی بن حسین مالکی اتمام حمد اللہ کیلئے ہے اس کی
مدرس مرم شریف برادر مفتی صاحب مدوح انار اللہ برہانہ نعمتوں پر اور درود و سلام
سرداران بیار سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور انکی اولاد کرام واصحاب عظام پر۔ اما بعد
کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام مسجد حرام کہ عالم محقق یگانہ حاجی حافظ
شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے
کہ باطل اسکے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ انکو جزائے خیر دے اور ان کو ہمیشہ نیک
اعمال و حسن ثناء کی توفیق بخشے آمین اللہم آمین لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس وامام
مسجد مکی نے۔

مہر

خلاصہ تصدیق علماء مدینہ منورہ رادۃ الشرفا و تعظیما

حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق نے اس کی تصدیق میں ایک رسالہ تحریر فرمایا
مفتی آستانہ بنویہ دامت منو ضہہم بکرم اس کے اول و وسط و آخر کا خلاصہ یہ ہے
مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سب

تشریف زیا ہے اللہ کو جس کیلئے اس کی ذات و صفات کمال مطلق ثابت ہے منزہ حدوث اور اس کی علامات سے حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں معزز ہے اس کی شمار اور عالی ہے اسکی واجب ہے ہم پر اسکا شکر اور اسکی حمد اور درود و سلام ہمارے سردار مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکو بھیجا اللہ نے دنیا جہاں کیلئے رحمت بنا کر اور انکا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کیلئے نعمت اور ختم کیا انکی نبوت و رسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام انکی اولاد و اصحاب پر تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقے پر چلیں قیامت کے دن تک ۔

اما بعد۔ ہمارے پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہترین خلق الانام والمرسلین سیدنا و مولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونیکے وقت اور ایک رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے جوابات تھے جو انکے مذہب اور عقائد اور انکے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی حقیقت و ہابیت ظاہر کرنے کیلئے انکی جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ مدوح مجہد سے اس امر کے خواہاں ہوتے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے اور حق سے انحراف کرنے سے بچکر اور زیادتی چھوڑ کر پس میں نے انکی خواہش کے موافق اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہانتک میری نظم پہونچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جنکو ان پیشوایان دین کے چراغوں سے اخذ کیا ہے جنکا اقتدا کیا جاتا ہے۔ اللہ کی مضبوط رسی کے مضبوط تھمنے میں اور میں نے اسکا نام کمال التصفیف والتقویم بعوج الافہام عما یجب اللہ الکلام القدیم رکھا اور اس سالہ گنام رکھے کیوجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات دیئے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع و اصول کے مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب میں زیادہ اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی لفظی میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور اس کے اہم ہونے کا

وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو دوسرے جوابوں پر مقدم کرتا ہوں اور اللہ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور سب کی طرف سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ اس کے بعد کلام لفظی و نفسی کے تحقیق اور اس صدق و کذب کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید و اختلاف وغیرہ نقل فرمائے اور اپنے رسالہ شریف کے وسط میں یہی بحث کے آخریوں فرماتے ہیں اور جب تو مخاطب اس شافی بیان پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ اسکو سمجھ لیا تو معلوم کر لے گا جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تیسویں و چوبیسویں و پچیسویں سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہترے معتبر اور متاخرین علماء کی متداول کتابوں میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید و سائرہ وغیرہ کے شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جنکو شیخ خلیل احمد صاحب نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کرنا ناحق کی قدرت میں داخل ہے جو انکے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور نہ فساد اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکا ہے کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے انکے جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اس کی شرح وغیرہ کی عبارتیں جنکو ہم نے ابھی نقل کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان کے دقیق احکام میں غور و خوض نہ کیا کریں جنکو عوام تو کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے ایک دو اخص الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی نہیں سمجھ سکتے اسلئے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی جانب منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو

پھیلائیں گے تمام لوگوں میں عوام کے ذہن فوراً اسی طرف آئیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی
 میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت ان عوام کی حالت ان دو امر میں متردد
 ہوگی یا تو جس طرح ان کی سمجھ میں آیا ہے اسی کو قبول کر کے مان لیں گے پس کفر والحاد میں
 گر پڑیں گے اور یا اس کو قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور اس کے
 قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر والحاد کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں
 باتیں دین میں فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب ہے کہ ان مسائل میں غور
 و خوض نہ کریں مان اگر کوئی ضرورت ہی سخت پیش آجائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو
 مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں جو صاحب دل ہو کہ بتوجہ کان لگا کر سنے اور حکماء اللہ نے
 توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور ہدایت سے اس راستہ پر چلنے کی جس میں اس بزرگ
 خطرہ میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و سقیم صورت ہے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا
 ہے تمام جہان کا اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے اور جب اس مقام
 تک تقریر پہنچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو ان تمام رسالہ کے ان چھ بیس جوابات
 پر مشتمل ہے جس کو علامہ شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے اور ان احکامات میں غور کرنے
 کیلئے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی
 ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جنکو ہم نے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ ایسا بھی
 نہیں جس پر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ
 کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانے سے سالم
 نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے کہ جو مولف بنا وہ نشانہ بنا اور امام
 مالک نے فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا
 جس پر رد نہ ہوا ہو بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم
 کو اللہ کافی و کافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا ختم ہوئی اس

اس رسالہ کی ترتیب و کتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۲۲۹ھ کو شیخ مددوح کے اس رسالہ پر جو بتماہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جس کا مقصود اچو بہ مذکور پر تقریظ و تنقید کرنیوالے اصحاب کی عبارت و مواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اول و آخر و اوسط تین مقامات بکھدینے گئے ہیں مفصلہ ذیل میں علما کے مواہیر ثبت ہیں

المدرس مدرسۃ الشفا المدرس فی الحرم النبوی البخاری
الحنفی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی -

محمد العزیز الوزیر التونسی	راجی فیض الحرم خلیل بن ابراہیم ۱۲۰۵	ملا محمد خان ۱۲۲۰	رسوچی عمر ۱۳۲۲
-------------------------------	---	----------------------	-------------------

شیخ المالکیہ الحرم الخیر البری خادم العلم بالمسجد الشریف خادم العلم
بالمسجد النبوی

السید احمد الحزازی	محمد بن حمدان المحوسی	محمد زکی البرزنجی	محمد السوی الحاری
-----------------------	--------------------------	----------------------	----------------------

من مشاہیر علماء العرب خادم العلم الشریف دمشق خادم العلم والمدرس خادم
بالحرم الشام وخطیب جامع السوچی فی باب السلام الشریف النبوی

محمد بن المأمون البلغیشی ۱۲۲۸	محمد توفیق	موسی کاظم بن محمد	معصوم سید احمد ۱۳۰۲
-------------------------------------	------------	----------------------	---------------------------

خادم العلم بالمسجد الشریف من علماء العرب خادم العلم الشریف فی بلد البنی
المدرس بالحرم النبوی صلی اللہ علیہ وسلم الشریف النبوی

الحاج خیر احمد
بن محمد العباسیعبد اللہ القادر
بن محمد بن سودہ
العربی ولیہمحمد بن نعمان
منصور
۱۳۱۶ملا عبد الرحمن
الرحمنالفقیر الیہ عز شانہ احقر
الورک الشہید بالقراءۃ الشفی

الشریف النبوی

خادم العلم بالحرم
الشریف النبویخادم العلم بالحرم
الشریف النبوی

یسین عفی عنہ

محمد عبد الجواد

احمد بساطی

محمد حسین ہندی

خادم العلم فی الحرم الشریف النبوی

الفقیر لنا بلے خادم العلم بالحرم النبوی

خادم العلم بالحرم النبوی

احمد بن احمد سعد کما فی ۱۳۲۶

عبد اللہ ۱۳۲۸

محمد بن عمر القلائی

جس کو اصل رسالہ اجویہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علمائے کرام اور سند اصفیاء عظام
روشن سنت کے زندہ کرنیوالے اور شفاف ملت کے بازو سرداران با عظمت کی مقدار اور جلال
نائب صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شفیق علی مالکی مدنی نے علامہ شیخ خلیل احمد کے
رسالہ کو مطالعہ کیا جو کچھ اس میں ہے اسکو بالکل مذہب اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ
میں گفتگو کی گنجائش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت قیام اور ان حالات میں جن سے
تعرض کیا ہے اور حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی
کر دی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نام شروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب اور شرعاً
پسندیدہ چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ
استاذ نے ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے علاوہ دوسری جگہ شاذ
ونادر ایسا ہوتا ہو گا بلکہ وہ بآئیں جنکا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ ہم نے
واقعہ ہوتے بھی نہیں سنا تو اس پیش آئی والی وجہ سے ایسی مجلس سے ضرور منع کیا جائے گا
خلاصہ یہ ہے کہ وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہو گا کہ جہاں مولود میں کوئی امر نہ شروع
پایا جائیگا وہاں اس شے کا چھوڑنا بھی ضرور ہو گا جو اس نام شروع کا وسیلہ ہے اور جہاں

کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں اسکا ذکر مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا مستحب ہو گا اور بانیسویں سوال
 کا مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے عالم ارواح
 سے دنیا میں تشریف لایا کا الخ پس کبھی خواہ میں سے کسی بزرگ کیلئے کسی خاص وقت میں
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فوج کے تشریف لائے میں تو کچھ استبعاد نہیں
 کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا برسر غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں
 تصرف فرماتے ہیں مگر نہ بایں معنی اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع و نقصان کے مالک ہیں کیونکہ
 نفع اور ضرر پہنچا نہوا لا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہدواے محمد
 میں مالک نہیں اپنے نفس کیلئے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا مگر جو کچھ اللہ چاہے، اب رہا پیدائش
 کے از سر نو ہونے کا عقیدہ سو کسی پوری عقل والے سے اسکا احتمال بھی نہیں ہوتا ہاں استاذ
 یہ فرماتے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطاوار اور سنود کے فعل سے مشابہت کرنا والا ہے سو استاذ کو
 زیبا تھا کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر اسلام کا حکم رکھتی مثلاً یوں فرماتے کہ
 اس میں کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم اور پچیسویں سوال میں کلام کے مسئلہ کیمتعلق میں کہتا ہوں
 اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں بدعتوں کے ساتھ گفتگو اور غور و خوض نہ کیا
 جائے اور استاذ کی یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور جب کلام اہل السنہ کے نقل ہو
 تو بہر حال ہدایت پر ہوتے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو سلف کے تابع ہے مسئلہ اتفاقہ
 میں ہو یا اختلافیہ میں تو اس رائے کو کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں نہ وہ ضلال
 نہ اضلال البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پراہل سنت کا اجماع ہو نیزوں کی طرح مہلک ہے
 اگر انسان اس میں غور و خوض کرے اگرچہ شیطان اس کو آہستہ بناوے پس جب یہ
 مسئلہ اشاعرہ و ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین
 میں مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جس پر اشعریہ و

ماترید یہ ہوں کیونکہ یہ وہی ہے جس کو یہ طریقہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں
اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طسریقہ مذکور
کا متبع ہو (معہ)

خلاصہ تصادیق علماء مصر و جابر از ہرگز

نقل تقریظ جو بیان فرمائی فضلاء کابلیں کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء
متقین میں مستند اور حکماء متفقیں کے سردار اور اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر
سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں پر اور رب العالمین کے حکمتوں کے مخزن حضرت
شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے میں اس با عظمت رسالہ پر
مطلع ہوا میں نے اس کو صحیح عقیدوں میں شامل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل
السنۃ والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے
وقت قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر محسوس یا روافضی سے مشابہت دے کر
تشیع مناسب نہیں معلوم ہوتی کیوں کہ بہت ائمہ نے قیام مذکور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جلال و عظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل
ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی نہیں (معہ) لکھا اس کو محمد ابراہیم قایانی نے
ازہر میں (معہ) لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازہر میں (معہ)

خلاصہ تصادیق علماء رد مشق الشام

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی فاضل تحریر علامہ کامل علماء الشام کے آفتاب اور فضلاء
احناف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے فخر ادبار و مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل
کے آباؤ اجداد سے حضرت مولانا سید محمد ابوالخیر معروف بہ ابن عابد بن خلف علامہ احمد اور

بن عبد الغنی بن عمر عابد بن حسینی نقشبندی دمشقی اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے قناتوی شامی کے رحمۃ اللہ علیہ مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور اس کے مولف نے حق تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے عجیب تحریر لکھی جو بلا شک اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر رہا ہے مصنف کی وسعت معلومات پر (مہر)

نقل تقریظ جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلہ سند کمال امام عاقل محقق وقت مدقق زمانہ یکتا زمانہ برگزیدہ دوران جناب شیخ مصطفیٰ بن احمد شبلی حبلی نے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جس نے امت محمدیہ کو خاص فرمایا لا انتہا خصوصیتوں سے خصوصاً اس نعمت سے کہ ان میں علماء و کملار اور فضلاریں اور ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور خاتم الرسل علیہ وعلیٰ سائر الانبیاء الصلوٰۃ والسلام کے وارث اور امید کی جاتی ہے کہ خاصانِ خدا میں سے عالم فاضل منہیم عقیل کامل کے مولف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کے لئے علماء حبلی مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ انشاء اللہ اپنے موقع پر ہے پس اللہ بہتر جزا دے ان مولف کو ان کی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور ہم کو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لئے اور اپنے اولاد اور شاخ اور تمام علماء کے لئے ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقویٰ پر بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ آمین یا رب العالمین

نقل تقریظ جس کو لکھا بلند منقبتوں اور حمکے مفاخر والے درست رائے روشن فہم اور جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید

عطار نے سد بخش ہائے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بد الدین
 محدث شامی دامت برکاتہ کے ہیں مطلع ہوا اس تایف جلیل پر پس پایا اس کو
 جامع ہر بار یک وعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر مؤلف
 جیسے علما کو حق تعالیٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرمائے عنایت ربانیہ سے کیوں نہ ہو
 اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل میں اہم و ضروری ہے
 پس اللہ جزا دے اس کے مؤلف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں بہترین جزا
 ہو جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی ہے اور ان کو شراب جنت سے سیراب کرے
 بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعا حسن خاتمہ کے اور ان اعمال کی توفیق کے
 جس میں نجات اخروی حاصل ہو۔

محمود بن رشید عطار

تحریر۔ رئیس الفضل والا علام حضرت شیخ محمد بوشی محمودی۔ میں کہتا ہوں کہ
 ان سوالات و جوابات پر مطلع ہوا جن کو تحریر فرمایا ہے زبردست عالم صاحب فضل
 اور سردار کامل یکتائے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوائے بحر مواج میرے شیخ اور میرے
 استاذ اور معتمد اور پشت و پناہ مولانا خلیل احمد صاحب نے پس پایا میں نے اس کو
 اس کے موافق جس پر با عظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعت ہیں اور اس کے
 مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران عظام میں حق تعالیٰ ان کی رواج
 کو رحمت و مغفرت کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف
 کو سنت کی طرف سے بہتر جزا۔ والسلام۔

تحریر امام افضل و ہمام اکمل میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں تو اس کو یا یا مطابق
 حضرت شیخ محمد سعید جمویؒ اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے (مہر)
 تقریر فاضل صاحب الکمال میں نے کوئی بات اس رسالہ میں ایسی نہیں پائی
 حضرت شیخ علی بن محمد الدلال جو موافق نہ ہوا اہل السنۃ والجماعت کے عقیدوں

میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ اعتقاد کے ۔

تحریر امام ربانی حضرت شیخ محمد ادیب حورانی | میں ان کھلے جوابوں پر مطلع ہوا تو
مدرس جامع مسجد سلطانیہ مالک آسام | ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس
پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بد دین بد عیثوں کے عقیدہ کے ۔

تحریر صاحب الفضل الباہر | ہم مطلع ہوئے اس رسالہ پر جو شتمل ہے چند
حضرت شیخ عبد القادر | سوالات و جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت

سرور عالم کے لئے سفر کرنے پر پس ہم نے ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت
والجماعت کے بالکل خالی از خلل ہے جس پر کسی طرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا

تحریر علامہ وحید | میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر پس میں نے
حضرت شیخ محمد سعید | ان کو مطابق اس اعتقاد برحق اور سچے قول کے

جس میں علماء مسلمین و پیشوایان دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات
اس لائق ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جاوے تمام مسلمانوں میں اور سکھا دیا
جائے سارے مومنین کو ۔

تحریر الفصیح الانشاؤں ناظم المکرام | میں مطلع ہوا ان فضیلت والے
حضرت الشیخ محمد لطیفی حنفی و دیگر کتب | جو ابوں پر پس ان کو پایا حق کے

مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی ۔

تحریر الشیخ الاوحد والفضل المجد حضرت | میں اس رسالہ پر
فارس بن محمد مدرس حسام مع مسجد حسام | مطلع ہوا جو چھبیتیں

جوابوں پر شتمل ہے اور جب میں نے ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار
مضامین کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے
پہلے مشائخ کے عقیدوں کے موافق پایا ۔

تحریر قدرة الزہاد العباد حضرت | میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان
شیخ مصطفیٰ الحداد « ء » چھبیس سوالات کو شامل ہے جن کے
جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دئے ہیں میں نے پایا کہ
شیخ مدوح نے ان مذکور جوابات میں صحیح طریق پر چلنے اور صریح حق کی
موافقت کی اور اس کی عبارت سے باطل کو رد کیا۔

فقط والسلام

تتمت

جدید عربی زبان کا مفید اور آسان کورس

تالیف: ندیم الہاجدی (فاضل دیوبند)

معلم العربیہ | اردو میں جدید عربی زبان کی تعلیم کے لئے نہایت سہل اور مفید سلسلہ نصاب چار حصوں میں قیمت مکمل

عربی بولنے | عربی مدارس کے اساتذہ، طلباء، عربی زبان کے اسکالرس، حجاج کرام، عرب ممالک میں تجارت، ملازمت اور سیاحت کی غرض سے جانے والوں کے لئے عربی زبان میں بول چال کی کتاب اردو ترجمہ کے ساتھ۔ قیمت

عربی میں خط لکھنے | عربی اور اردو میں خطوط نویسی کے موضوع پر اپنی نوعیت کی پہلی کتاب، شروع سے زیادہ عربی خطوط کے رواں دواں اور شگفتہ و سلیس ترجمے کے ساتھ، تہذیب، تعزیت، شکوہ شکایت، دعوت، محبت، تجارت، تعلیم وغیرہ موضوعات سے متعلق بے شمار خطوط اور آثار کے نمونے۔ قیمت

عربی میں ترجمہ کیجئے | عربی زبان میں ترجمہ نگاری اور مضمون نویسی کے لئے رہنما کتاب، دینی، اخلاقی، معاشرتی، سوانحی، وصفی، فکری، تعلیمی، تربیتی، طبی، سائنسی، زرعی، لغوی، ادبی، فنی، سیاسی، تاریخی اور دوسرے موضوعات پر نمونے کے مضامین، شروع میں ترجمہ نگاری اور مضمون نویسی کے اصول و قواعد پر مشتمل ایک تفصیلی مقدمہ۔ کتاب کے آخر میں ایک ہزار سے زائد مشکل الفاظ کے معنی۔ قیمت

دارالکتاب دیوبند۔ یو پی ۲۳۷۵۵۳